



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 10 اکتوبر 2005ء بمطابق 6 رمضان المبارک 1426 ہجری بروز سوموار

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۱	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	۱
۲	مشترکہ تعزیتی قرارداد نمبر 34 منجانب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔	۲
۲۷	(دعائے مغفرت)۔	۳
۲۸	چیئرمینوں کے پینل کا اعلان۔	۴

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا

اجلاس مورخہ 10 اکتوبر 2005ء بمطابق 6 رمضان المبارک 1426 ہجری بروز سوموار بوقت گیارہ بجکر  
دس منٹ پریزیدنٹ جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کا کڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوسٹ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

حافظ عبدالملک۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْقُرْآنِ فَمِنْ شَهَادَةٍ

مِنْكُمْ اَلشَّهْرُ فَلْيَصُمْهُ ۝

ترجمہ! رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ جو انسانوں کیلئے سراسر ہدایت ہے اور  
ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہیں جو راہ راست دکھانے والی اور حق اور باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی  
ہیں لہذا تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے اس پر لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔

جناب اسپیکر۔ جی اس پے ایک قرارداد آئی ہوئی ہے اس کے بعد سب کو موقع دیں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال صاحب جناب شفیق احمد خان صاحب۔ جناب عبدالمجید خان اچکزئی

سردار محمد اعظم اپنی مشترکہ تعزیتی قرارداد نمبر 34 پیش کریں۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

اختر حسین لاٹو۔ جناب اسپیکر اگر آپ کو یاد ہو پچھلے دنوں اصفہ ننگوئی اور دوسرے ہمارے ساتھی گرفتار

ہوئے ان کے لئے ایک قرارداد بھی پیش ہوئی اور تحریک التوا پر بحث بھی ہوئی تھی آج اصفہ ننگوئی کا جو

احتجاجی کمپ ہے اس کو سو دن پورے ہو گئے ہیں اور ان معصوم بچوں کا کوئی پرسان حال نہیں۔ جناب اسپیکر

جو تحریک التوا تھی آپ سے گزارش ہے کہ اس تحریک التوا پر عمل درآمد کروایا جائے اور اس کو یقینی بنایا جائے

جناب اسپیکر۔ عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ، جناب شفیق احمد خان صاحب۔ جناب عبدالمجید خان

اچکزئی، سردار محمد اعظم موئی اپنی مشترکہ تعزیتی قرارداد نمبر 34 پیش کریں۔

### مشترک کی تعزیتی قرارداد نمبر 34

جناب عبدالرحیم زبیر توال ایڈووکیٹ۔ یہ ایوان انتہائی رنج و دکھ کے ساتھ مورخہ آٹھ اکتوبر 2005 بوقت نو بجے صبح پشاور، مانسہرہ، ایبٹ آباد اور اسلام آباد جس میں کشمیر کو شامل نہیں کیا گیا کشمیر بھی include کریں گے راولپنڈی لاہور اور اس کے گرد و نواح میں فوت ہونے والے تمام افراد کے لئے تعزیت اور ولی ہمدردی کا اظہار کے ساتھ متاثرہ خاندانوں کے اندویناک غم میں برابر کے شریک ہیں۔ نیز یہ ایوان وفاقی حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ تمام متاثرین کی فوری مالی امداد کے ساتھ زخمیوں کو علاج و معالجہ کی تمام تر سہولتیں باہم پہنچانے کو یقینی بنایا جائے۔ اور تباہ شدہ شہروں اور قصبوں کیلئے ہر ممکن اقدامات اٹھائے جائیں۔

جناب اسپیکر۔ تعزیتی قرارداد نمبر 34 پیش ہوئی۔

چکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر اس میں کچھ ترمیم ہو اس وقت جو حکومت چاہیے سول ہو یا چاہیے ملٹری ان کی جو غفلت ہے وہاں لوگ کسمپرسی کے عالم میں پڑے ہوئے ہیں یہاں چکھترنی صد لوگ اس سردی میں پڑے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ چکول صاحب آپ اس میں تقریر کریں گے؟

چکول علی ایڈووکیٹ۔ اسیں جو غفلت ہے۔۔

مائیک بند ہونے کے باوجود معزز ممبر بولتے رہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ اپنی تقریر میں کہ دیں چونکہ یہ تعزیتی قرارداد ہے اس میں ترمیم نہیں ہو سکتی ہے۔ تقریر کر دیں۔ تقریر میں اس کی نشان دہی کر دیں۔ جی جمالی صاحب۔

میر جان محمد جمالی۔ مہربانی فرما کر اس قرارداد کو متفقہ شکل دیدیں۔ یہ اتنا بڑا سانحہ ہوا ہے کہ آپ تعزیت کرانے کے بعد ایوان سے رائے لیں کہ ایوان کی اس کے بارے میں کیا کیا تجاویز ہیں اور ان تجاویز میں سب کچھ آ جائے گا خدا نخواستہ یہ اپنے صوبے میں ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ جمالی صاحب یہ تعزیتی قرارداد ہے ہم اس پر سب کو موقع دیں گے اپنی رائے دیں ہم

افسوس بھی کر رہے ہیں آخر میں ہم دعا کر دیں گے۔

میر جان محمد جمالی۔ میری گزارش تو یہ ہے کہ اس قرارداد پر تقاریر کے بعد پھر ایوان کو ملتوی کر دیں۔ پھر تیسرہ تاریخ کو اکٹھے ہوں۔

جناب اسپیکر۔ اوکے جی گیلو صاحب۔

چیکول علی ایڈووکیٹ۔ اس کو کنڈم (condemn) بھی کیا جائے۔ جو ذمہ دار ہے کام نہیں کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ واسع صاحب۔

مولانا عبدالواسع (سینئر منسٹر)۔ جناب اسپیکر پہلے تعزیت کی دعا کر دیں پھر ہر ایک ممبر اپنی رائے دے

یہ قرارداد پورے ایوان کی طرف سے متفقہ قرارداد پاس کی جائے۔ پہلے تو تعزیت کی دعا کر دیں۔

جناب اسپیکر۔ جب قرارداد پاس ہو جائے گی پھر ہم عمل درآمد کے لئے دعا کرائیں گے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر منسٹر)۔ پہلے دعا تو کر دیں۔

جناب اسپیکر۔ طریقہ یہ ہے ہم روز کے مطابق چلتے ہیں۔ جی۔

میر محمد عاصم کر گیلو (وزیر مال)۔ جناب یہ پوری اسمبلی کی طرف سے ہو یہ بہت بڑا سانحہ ہے۔

جان محمد بلیدی۔ جناب مجھے اجازت دیں۔

جناب اسپیکر۔ جان محمد صاحب آپ کو last میں اجازت دیں گے۔

جناب اسپیکر۔ اچھا جان محمد صاحب۔

جان محمد بلیدی۔ جناب یہ جو واقعہ ہوا اور یہ جو صورت حال ہے سارے پاکستان کے عوام کے سامنے ہیں

اور اس مشکل میں وہ لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں مشکلات کا شکار ہیں تو اس پر جس قدر افسوس کی جائے کم

ہے اور اس سال میں شادی و دو تین ایسی بڑی آفتیں آئی ہیں یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ حکمرانوں کی جو

زیادتیاں ہیں جو ظلم کرتے ہیں عوام پر ڈھاتے ہیں مظلوم انسانوں پر کرتے ہیں جن کی قہر غضب اس طرح

آ جاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سونامی امریکہ پر آفت اور حالیہ زلزلے اور بام کا زلزلہ تو یہ وہی سلسلہ ہے

شروع ہے۔ جو ہمارے حکمرانوں کو اس سے سبق سیکھنا چاہئے اللہ نے جو ہدایت جس انداز میں ان کے

لئے بھیجی ہے اسے وہ اس کو صحیح طریقے سے پڑھیں۔ جناب والا ہمارے ہاں کچھ روایتیں ہیں کہ جب

بھی کوئی آفت آتی ہے تو حکمران بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ جس طرح چکولہ علی ایڈووکیٹ صاحب نے کہا کہ ہم نے بی بی سی پے بھی سنا اور پورے میڈیا میں ہے کہ اب تک اسلام آباد کے علاوہ جہاں حکمران خود بیٹھے ہوئے دوسری جگہ امداد نہ پہنچنے کے برابر ہے۔ تمام لوگ بے سروسامانی کی حالت میں کسمپرسی کی حالت میں بھوک پیاس سردی میں پڑے ہوئے ہیں لیکن یہ حکمران صرف دردیاں پہن کر اپنی شو شا کر کے اپنے فوٹو اتارنے کے لئے کہیں پہنچ جاتے ہیں اور چند جملے اظہارِ افسوس کرتے ہیں اور یہی صورت حال ہے میں آپ سے یہ کہوں ان کے جھوٹ اور فریب جس نے پورے پاکستان کو خوار کیا ہے مشکل میں ڈالا ہے۔ آپ دیکھیں کچھ دن پہلے جو سیلاب گوادریں آیا بڑے بڑے دعوے بڑے بڑے اعلانات انہوں نے کہا کہ دیکھیں ہم پہنچ گئے ہیں اور کوئی نہیں ہے۔ اور اب جا کر آپ صحیح جگہ پر دیکھیں گوادریں میں جا کے دیکھیں اور ان متاثرین سے آج بھی پوچھیں انہیں کچھ بھی نہیں ملا سارے جھوٹ فریب کے لئے یہ کرتے ہیں آج پاکستان جن مشکلات کا شکار ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی گیلو صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر)۔ جناب یہ جو گوادریں کی بات کر رہے ہیں خود نہیں آ رہے ہیں میں خود امدادی کاموں میں شامل تھا وہ کام ہم لوگوں نے کئے ہیں ابھی ہمارے آئناہل ممبر صاحب ہیں جو حقائق ہیں ہم نے بیان کرنے ہیں اور ابھی ہماری فوج کے جوان وہاں کام کر رہے ہیں۔ ان کو تعزیت کرنی چاہئے بجائے اس کے ہمارے آئناہل ممبر اٹھیک کر رہے ہیں اور وہاں چالیس ہزار آدمی جان بحق ہوئے ہیں۔ میں آپ سے یہ رکوئسٹ کرتا ہوں وہ اس کو چھوڑ دیں۔

جناب اسپیکر۔ جان محمد صاحب۔

جان محمد بلیدی۔ جناب اس وقت جو نقصان ہے اور ہمارے حکمرانوں کی یہ حالت ہے صرف اعلان کرتے ہیں ایک ارب تک نقصان پہنچا دیا میں تو کہتا ہوں کہ پانچ ارب سے زیادہ کا نقصان ہے۔ اور جس پر ہمارے حکمرانوں کے اعلانات یہ ہیں اور یہ پیسے بھی وہ اپنی عیاشیوں پر خرچ کرتے ہیں۔ بجائے یہ ان لوگوں کو جو متاثر ہوئے ہیں ان کو ریلیف دیں ان متاثرین کو بحال کرنے کی کوشش کی جائے یہ جن کا نقصان ہوا ہے ان کے دروازے پر پہنچا جائے اور جوان کا عملی طور پر افسوس ہے اس کا اظہار کیا جائے۔

جناب اسپیکر - مہربانی - مہربانی - مولانا فیض محمد صاحب -

مولانا فیض محمد (وزیر لیبر، جج وادقاف، تعلیمی امور) - محمدہ وخصی علی رسول الکریم - انابعد - انعو ذی اللہ  
بن الشیطان الرزیم - بسم اللہ الرحمن الرحیم - صدق اللہ العظیم - یہ جو زلزلے کا واقعہ ہے بڑا افسوسناک  
ہے - اور پورے اسمبلی کے جتنے بھی حضرات ہیں یا بلکہ بلوچستان کے سارے لوگ افسوس کر رہے ہیں کہ  
یہ کیا ہوا - دنیا کے اندر جو مصائب آتے ہیں کچھ ان کے اسباب ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہمیں نظر آتے  
ہیں - اور حقیقت میں اس کائنات کے پیدا کرنے والے اللہ پاک نے، مالک نے اپنے انبیاء علیہم السلام  
کے ذریعے خصوصاً حضور اکرم کے ذریعے انسانوں کو پہلے بتایا کہ یہ دنیا ایک دن ختم ہوگی - اور جوں جوں  
یہ وقت قریب آئے گا انسانیت کی حالت بگڑتی جائے گی تو اس وقت میں یہ زلزلے اور یہ فتنے فساد زیادہ  
ہوں گے - حضور اکرم نے فرمایا کہ جب کسی قوم کے اندر بے حیائی اور فحش کھلم کھلا ہو تو فرمایا کہ ایسی  
بیماریاں ان کو لگیں گی وہ ڈاکٹر وغیرہ حیران ہوں گے کہ ان کا علاج کیا ہے - جیسے آپ یورپ کو دیکھیں  
امریکہ وغیرہ کو دیکھیں AIDS کا جو مرض ہے آتش کا جو مرض ہے تو ان کے ڈاکٹر حیران ہیں کہ ان کا  
کیا علاج جائے - یہ اس وقت میں کہ جب یہ بڑے کام کھلم کھلا ہو - اور حضور اکرم نے فرمایا کہ جو قوم  
زکوٰۃ ادا نہیں کرے گی تو قحط سالی ان کے اوپر آئے گی - تو ہم اپنے ان حالات کو دیکھتے ہوئے اور حضور  
اکرم نے فرمایا کہ مجموعی طور پر قوم کی اکثریت راہ راست سے ہٹے گی تو اس وقت اللہ تعالیٰ کے ایسے عذاب  
آئیں گے کہ نیک لوگ دُعا کریں گے ان کی دعائیں قبول نہیں ہوں گی - یہ ملک بنا ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ  
مُحَمَّدُ الرَّسُولُ اللّٰهُ اسلام کے نام پر - ہوتا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم نے جو معاہدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کو  
ہم پورا کرتے - لیکن یہ ہم سے نہیں ہوا - رمضان المبارک وہ مہینہ ہے کہ جس کے اندر اللہ کی رحمتیں ہوتی  
ہیں - اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کو نازل کرتا ہے لیکن ہم اس رمضان المبارک کے اندر مصیبت کے اندر  
آئے تو اس سے اندازہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے اعمال کے اندر بڑی خامیاں ہیں - لوگوں کے سامنے وہ  
ظاہری اسباب ہوتے ہیں - وہ دیکھتے ہیں کہ جی یہ ہوا چلیں سرکیں زمین کے اندر یہ زلزلہ آیا فلاں ہے  
لیکن کس نے یہ ایسے کیا یہ اللہ کی ذات ہے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جب میرے بندے نافرمانی پر اکثر  
کسی ملک کے اندر آ جائیں اللہ کے قوانین کے خلاف جس ملک کے اندر حضور نے فرمایا تو انہیں نہیں گے

تو اُس قوم کے آپس میں جھگڑے ہوں گے۔ اللہ کے قوانین کو مسلمان چھوڑ کر اور جب اپنی مرضی کے قوانین بنائیں گے تو اُس قوم کے اندر میں آپس میں اختلاف اور لڑائیاں ہوں گی۔ اب ہم اپنے ملک کو دیکھیں اندرونی طور آپس میں بھی لڑائیاں ہیں اور آسمانی مصیبتیں ہمارے اوپر ہیں ان کا واحد علاج یہ ہے کہ یہ ملک جس مقصد کے لئے بنا ہے اسی نچ پر جب یہ امت واپس ہوگی۔ اچھا اب یہ جو مصیبتیں آتی ہیں آیا اُس کے بعد ہم دُعا نہیں کرتے ہیں اللہ کی طرف ہمارا رجوع ہوتا ہے کہ ہم خدا کی طرف متوجہ ہوں۔ تو یہ باتیں نہیں ہیں۔ اس کائنات کو بنانے والے اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اسمبلیوں کے جتنے بھی ممبر ہیں پاکستان کے اندر ان کو بنانے والے اللہ کی ذات ہے۔ وجود دینے والے ان کو خوراک دینے والے اشیاء دینے والے لیکن آپ دیکھیں کہ ہمارے کسی اسمبلی کے اندر اسلام کے متعلق کہ اللہ کے بھی کچھ حقوق ہیں اُن کو ہم پورا کر رہے ہیں یا نہیں۔ اسمبلی کے ممبر کیا اس پر بولتے ہیں۔ یعنی جس مالک نے اس کو بنایا اور ہمیں یہ ملک دیا اُس کے حقوق ہمارے ہاں محفوظ نہیں ہیں۔ یورپ وغیرہ کے اندر حیوانات کے اپنے حقوق کی وہ بات کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہاں وہ گتے کے بھی حقوق اُن کے محفوظ ہیں۔ کہ کتوں کے یہ حقوق ہیں اور ان کو یہ دیا جائے لیکن ہم مسلمان اللہ نے ہمیں بنایا ہے اُس کے حقوق کیا ہیں۔ حضور اکرم جس کے صدقے پر ہم زندہ ہیں اُس کے حقوق کیا ہیں ہم نے ان کی طرف کوئی توجہ دی ہے۔ جب بچہ کتنا ہی کسی کو پیارا ہو غلطی کرتا ہے والد اُس کو تھپتھپاتا ہے۔ اور یہ مصیبتیں جو آتی ہیں وہ اس لئے تاکہ انسان سدھر جائیں ٹھیک ہو جائیں۔ تو افسوس بھی ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ اب ہم مرکزی حکومت کو اس time پر گالیاں دیں یا سرحد کی حکومت کو یا فلاں کو میرے خیال میں یہ وقت اسکا نہیں ہے۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جی آپ میں فلاں خامیاں ہیں۔ ان خامیوں کو درست کریں۔ لیکن اب اتحاد کی ضرورت ہے۔ اللہ کی طرف رجوع ہوں۔ مبارک مہینہ ہے نمازوں کے بعد اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے رہیں اور جتنی بھی امداد ہو سکے ہم کریں۔ تو ہمیں ہماری کامیابی ہے۔ اور دُکھ کافی ہوا ہے پوری قوم کو اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے اتحاد کی برکت سے ہمیں نکالے اور جو شہید ہوئے ہیں لوگ فوت ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت کریں اور جو زندہ ہیں مریض ہیں زخمی ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو صحت دیدے۔ وَآخِرُالْحَدِيثِ عَٰلَمًا اِن

جناب اسپیکر۔ جی زیارتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال اٹووکیٹ۔ شکر یہ جناب اسپیکر۔ آج ہم جس عظیم سانحہ پر اور ایک قدرتی آفت جو ہمارے ملک کے بعض شہروں اور قصبوں پر گزری ہے اُس کے سلسلے میں تعزیتی قرارداد لیکر آئے تھے۔ جناب اسپیکر مولانا صاحب نے تفصیل سے بات کی۔ مبارک مہینہ ہے لیکن مبارک مہینے میں ہمیں کم از کم سچ تو کہنا چاہیے۔ جناب اسپیکر! جس موضوع پر میں بات کرنے جا رہا ہوں حکومت اور اُسکی ذمہ داریاں آفت قدرت کی طرف سے آتی ہے اور حالیہ دنوں میں امریکہ کے مختلف شہروں میں جو اس قسم کی آفات آئیں اور انہوں نے سٹائیکس لاکھ افراد کو تین چار دن کے اندر شہر خالی کرا کے باہر نکال دیا اور سب کو محفوظ مقام پر پہنچا دیا اور جب طوفان آیا اُس سے جو بھی تباہی ہوئی کم از کم انسانی جانوں کا ضیاع نہیں ہوا۔ زلزلہ ایک قدرتی آفت ہے۔ یہ ہم مانتے ہیں کہ کسی کے بس کی بات نہیں ہے لیکن بات یہ ہے کہ زلزلہ آنے کے بعد ہمارے ٹیلی ویژن ہماری میڈیا اسلام آباد کی ایک جوگلی ہے اُس کی تفصیل کے علاوہ آج تک جناب اسپیکر اُن کلیں میں اُن قصبوں میں ہماری گورنمنٹ کے لوگ نہیں پہنچ پائے جہاں پر لوگ پورے کے پورے قصبے ملیا میٹ ہو گئے ہیں اور طے تلے دے لوگ پڑے ہیں اور اُن کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ ٹیلی ویژن پر میڈیا پرائیوٹائزیشن آجاتی ہے کہ قراقرم کا راستہ بند ہے فلاناں راستہ بند ہے جناب اسپیکر ہمارے عوام نے جن مقاصد کے لئے حکومت کو ٹیکس دیا ہے وہ ایمر جنسی میں جان محمد بلیدی صاحب نے بات کی ہمارے دوست کو ناگوار گزری ناگوار نہیں گزرنے چاہیے اسوقت ذمہ دار پنٹز پر آپ بیٹھے ہیں بارش طوفان مشکلات اور اُس میں لوگوں کو جس صورتحال کا سامنا تھا جناب اسپیکر اُس میں اُن کی مدد کرنا ہماری گورنمنٹ کا فرض تھا حکومت کی یہ ذمہ داری تھی لیکن نہیں بھائی گئی۔ اور یہ کہا گیا کہ آج قوم پرست کہاں ہیں۔ ہم حکومت میں شامل نہیں تھے جناب ہمارے جو وسائل ہیں وہ آپ کو پتہ ہے۔ کہ بائیس ہزار روپے کی تنخواہ میں آدمی کہاں سے کہاں تک پہنچ سکتا ہے۔ اور گورنمنٹ کی جو ذمہ داری تھی جو آپ کو تنخواہ دے رہی تھی آپ کی ذمہ داری تھی پہنچانا آپ کی ذمہ داری تھی کہ وہاں لوگوں کو بحال کرنا آپ کی ذمہ داری تھی لوگوں کی مدد کرنا۔ نہیں ہوا۔ اسی طرح جناب اسپیکر اس زلزلے میں وہاں جو کچھ ہوا جناب اسپیکر وہ بھی یہی صورتحال ہے۔۔۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر۔ گیلو صاحب آپ تھوڑا برداشت بھی کریں۔ گیلو صاحب۔ آپ ان کو بولنے دیں۔

عبدالرحیم زبیر اتوال اندوویٹ۔ جناب اسپیکر اس میں بنیادی طور پر اگر پھر بھی بات کرنا چاہتے ہیں کسی نے کہا تھا کہ میرا گھوڑا اتنی چھلانگ لگاتی ہے تو دوسرے نے کہا کہ یہ گز یہ میدان ابھی ہم ایک دوسرے کے سامنے رکھ لیں گے کہ صوبے میں بارشوں سے جو نقصانات ہوئے تھے کتنی ادائیگیاں کی گئی ہیں اور کن کو دیئے گئے بات یہ نہیں ہے دعویٰ کرنے کا وقت نہیں جناب لوگوں پر کیا گزر رہی ہے میں Relevant موضوع پر چاہتا ہوں تو ذمہ داری ہماری حکومت کی یہ بنتی ہے جناب کہ جس طریقے سے بھی ہو وہاں پر امداد لوگوں کو پہنچانا چاہیں اور وہاں پر لوگوں کی جو ضروریات ہیں ان کو پورا کرنا چاہے اور جو لوگ چیخ و پکار میں مبتال ہیں طبعی تلبے دھبے ہوئے ہیں ان کو نکالنا چاہئے ہم اور آپ اگر جائینگے بھی مدد کے لئے تو آپ کے پاس ایک آگ بجھانے والی گاڑی ہے اور پتہ نہیں ایک بلڈوزر ہے بھی یا نہیں اور اس کے علاوہ Earth quick Resque Center ان آفات کی صورت میں جیسا کہ یہ علاقہ zone میں شامل ہے کوئٹہ بھی اس میں شامل ہے تو ہمارے پاس یہ انتظامات تھے جن کے بل بوم سے پر ہم ان لوگوں کی مدد کر سکیں اس انتظار میں ہے کہ دنیا سے کوئی مدد آئیں کوئی ماہرین آئیں اور ہم ان کو اٹھا کر لے جائیں اور انکے ذریعے جتنی مدد ممکن ہو اپنے لوگوں کی مدد کر سکیں تو جناب اسپیکر بہت بڑی قدرتی آفات اور اس کے ذریعے سے تقریباً تیس ہزار کے لگ بھگ تو بتا رہے ہیں کہ لوگ طبعی تلبے پڑے ہوئے ہیں اور کوئی تیس ہزار جا نہیں ہماری ضیاع ہوگئی ہیں اور آپ جان سکتے ہیں کہ کتنے خاندان مایا میٹ ہو گئے ہیں اور کتنے خاندان ایسے ہیں جو بچ گئے ہیں اور کچھ مر گئے ہیں۔ تو جناب اسپیکر ان پر کیا گزری ہی ہے تو بجائے اس کی فریاد کریں تمام کے تمام لوگ ٹیلاو بیڑن پر کہتے ہیں کہ کوئی مدد نہیں آئی بندہ نہیں آیا اور ہم کھلے آسمان تھے زندگی گزار رہے ہیں سردی ہے کل تو اخبارات میں یہ بھی تھا کہ کچھ بچے سردی کی وجہ سے مر گئے ہیں تو جناب اسپیکر اس صورت حال میں ہم گورنمنٹ کے ذمہ داروں کو احساس دلاتے ہیں اور ہمیں یہ کرنا چاہئے جناب اسپیکر اگر آج تک ہم نہیں کر پائیں ہیں آج سے ہماری صوبائی گورنمنٹ کو قائد ایوان صاحب نہیں ہیں سینئر منسٹر صاحب بیٹھے ہیں جو بھی کام ہم کرتے ہیں ان کاموں میں ایک کام یہ ہو کہ یہاں crisis management cell قائم کریں اور ہمارے پاس وہ آلات اور اوزار ہو

خدا نہ کریں کہ اگر کوئی ایسی آفت آئی تو کم از کم ہم بروقت لوگوں کی مدد کر سکیں۔ اور اس سے اپنے آپ کو نجات دلا سکیں۔ اور اسکے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر جو آفت آئی ہے ہم اس ایون کے توسط سے اپنے دوستوں کے توسط ساتھیوں کی توسط سے ان لوگوں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں ان سے تعزیت کرتے ہیں خدا ان کی مغفرت کرے جن کے اعمال کی سزا ہے اب میں ان کو کہہ نہیں سکتا اعمال کی بھی ہمیں معلوم ہے کہ کن کے اعمال کی یہ سزا ہے اور کون وہ لوگ ہیں جن کے اعمال ایسے ہیں خدا ہم سب کو اچھائی کی توفیق دے خدا ہم سب کو اس آفت سے نمٹنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے حکمرانوں کو جو اس وقت بیٹھے ہیں ان کے لئے یہ شرم کا مقام ہے کہ آج تک ان کلیدوں تک امداد پہنچ نہیں پاسکی جو اس وقت طے تلے ہیں اس تعزیتی پیغام کے حوالے سے کہ حکومت کو فوری طور پر اپنی ذمہ داری نبھانا چاہئے اور ان جگہوں پر پہنچانا چاہئے جہاں پر لوگ حکومت کی مدد کے منتظر ہیں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ جان جمالی صاحب۔

میر جان محمد جمالی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر! دوستوں نے بہت اہم باتیں کہیں مولانا فیض محمد ہو یا رحیم زیارتوال صاحب انتہائی افسوس کا مقام ہے خاص کر ہم مسلمانوں کو سوچنا چاہئے یہ دیکھنے دو سال سے مسلم دنیا کے ساتھ یہ حادثات کیوں ہو رہے ہیں بام میں زلزلہ آتا ہے اسلامی ملک سونامی میں سیلاب آتا ہے سب سے زیادہ Casualties اسلامی ملک انڈونیشیا اور آچے کا وہ جزیرہ سری لنکا میں جو سب سے زیادہ Casualties ہوتی ہے وہ بھی مسلم علاقے میں اور پاکستان میں جو زلزلہ آتا ہے ہمیں اپنے گربانوں میں جھانکنا پڑے گا یہ کیوں ہو رہا ہے اس میں ہم سب جو اہل ہیں حکمران ہو چاہے ہم ذمہ دار لوگ ایک ایم پی اے بھی ذمہ دار ہوتا اپنے حلقے کا لیڈر ہوتا ہے جس سوسائٹی میں نا انصافی ہو جھوٹ ہو انسان کی قدر نہ ہو انصاف نہ ہونا اعمو ذبالہ اللہ میرے جیسا سادہ مسلمان کہتا ہے آدیں آدیں اور وہ ہو رہا ہے اسلام آباد میں اعلانات کی بات کی گئی لوگ امداد بھی بھیج رہے ہیں React بھی کر رہے ہیں اس وقت 72 گھنٹے ہو رہے ہیں اور سائنسی حوالے سے ٹیکنیکی حوالے یہ کہا جا رہا ہے کہ طے تلے 72 گھنٹے کے بعد انسانی جان بچنا بڑا مجزہ ہے اس کیفیت میں آج پہنچ گئے ہیں ہمارا جو سسٹم ہے حکومتی وہ Expose ہو گیا فوج بھی Situation کو ہنڈل نہیں کر پارہی حالت تو یہ ہے پچیس رنجی ایک بیلی

کا پھر میں 17 اٹھا سکتا ہے دوسرے جو زخمی ہیں ان کے لواحقین شور مچاتے ہیں کہ ہمارے زخمیوں کو کیوں نہیں جاتے اور ٹیٹی کا پٹروں پر پتھر اڑاؤ ہو رہا ہے وہاں ایک قیامت کا سماں ہے بہت سے علاقوں میں کوئی امداد ہی نہیں ہے آزاد کشمیر کی انتظامیہ بالکل ختم ہو چکی ہے نہ صدر کئی نظر آ رہے ہیں اور نہ وزیر اعظم عملی طور پر فوج کے اپنے لوگ مارے گئے ایک بریگیڈ مرچکا ہے اس بریگیڈ کے ساتھ چالیس ہزار کی Casualties پہنچ جائے گی آج شام تک کوئی چیز چھپ نہیں سکتی کیونکہ آج کل ایکسٹراکٹ میڈیا کا دور ہے سب چیز ظاہر ہو جائیگی Infrastructure Damage ہو چکا ہے ایک بہت بڑا واقعہ ہے ایک تو اس حوالے سے ہمیں دیکھنا چاہئے امداد کے اعلانات ہو رہے ہیں مغرب سے امداد آرہی ہے مسلمان ملکئیں بھی امداد بھیج رہی ہیں۔ مغرب سے امداد آرہی ہیں مطلب ریلیف دی جا سکتی ہے دوائیوں کی شکل میں تیبوں کی شکل میں Shulters کی شکل میں اور جناب اسپیکر ان امداد کا صحیح استعمال ۱۹۷۵ء میں جب بھستن اور بیٹھام میں زلزلہ آیا اسی روث پر تو سعودی عربیہ کے شاہ فیصل نے اتنی امداد دی تھی تو ہماری حکومت نے اتنی بچ دی خدا بخشیں ان کو نیک انسان تھے وہ امداد پہنچ گئی مارکیٹوں میں ولایتی کھل گھی چیزیں مارکیٹوں میں پہنچی ہوئی تھیں لوگ وہاں سے خرید رہے ہیں یہ حشر ہو گیا تھا ان چیزوں کا بھی تدارک کرنا پڑیگا جناب اسپیکر میں تو یہ رائے دوں گا کہ ہمیں فوراً اپنی تنخواہوں کے حوالے سے سی ایم صاحب ایک سال کی تنخواہ ویدیں کوئی فرق نہیں پڑتا ان کے ساتھ اور طریقے ہوتے ہیں آپ کو اپنی تنخواہیں دینی پڑیگی فوراً جس میں تین ماہ تک دیں پروا نہیں ہے آپ کے پاس پرو لجز بکس معاملہ چلتا رہیگا منسٹرز کو تین تین مہینے کی تنخواہیں اعلان کرنا چاہیے ایک مہینہ سی ایم پی اے کیونکہ ان کا مجھے پتہ ہے بہت فرق ہے یہ تو کر دیں اس اسمبلی کی طرف ایک پیغام دیدیں ہمارے پاس اس وقت یہی جو ہیں بسم اللہ یہ اپنی جگہ اثر ہے جناب اسپیکر جب معاشرے میں انصاف نہیں ہوگا ہم مسلمان کہتے ہیں کہ ہم خداوند تعالیٰ کی خاص مخلوق ہے تو انسانیت ساری ان کی مخلوق ہے پھر خداوند تعالیٰ ہمیں کیوں اس طرح کر رہے ہیں جناب جب میں اپنے لئے کہوں گا کہ میرے حلقے میں پانچ کروڑ ہو اور آپ کے حلقے میں ایک کروڑ ہو تو یہ بھی نا انصافی ہے تو ادھر بھی انصاف ہونا ہے اپنے گریبانوں میں رمضان کے مہنے میں دیکھنا پڑے کہ رحیم زیا تو ال کے حلقے میں ایک کروڑ کا ہوا ہے احسان شاہ یا میرے دوست واسع صاحب کے یا سی ایم صاحب کے حلقے ہیں چار چار

ارب کے ہوئے ہیں یہ بھی پھر انصاف کے تقاضے ہیں تو اس کیفیت پر علامتیں آرہی ہیں قیامت کی جیسے مولانا فیض محمد کہہ رہے تھے بالکل پروگرام وہ آپ نے دیکھا ہوگا ڈاکٹر مسعود کا بھی شاید مسعود کا بھی یہ سب حالات آرہے ہیں تیاری ہمیں کر لینی چاہیے جو اب داری اللہ کے سامنے میں اپنی قبر میں جاؤنگا اپنا جو اب دونگا مولانا واسح اپنی قبر میں جائیگا اپنا جو اب دیگا ادھر پھر پتہ لگے گا کہ کیسی جو اب داری ہماری ہوتی ہے یہ ساری چیزیں آپ کو سامنے رکھنی پڑے گی حقوق کا خیال اور یہ اعلانات کریں بہت بڑا سانحہ ہے خدا اس میں ہمیں عزت سے رکھ لیں اور مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے جناب اسپیکر یہ ہمیں کرنا ہے۔ بہت مہربانی۔

جناب اسپیکر۔ جی مہربانی، اور کسی نے اگر تقریر کرنی ہے ورنہ میں پاس کرونگا اس کو، جی مینٹل صاحب۔  
 محمد اکبر مینٹل۔ جناب اسپیکر صاحب یہ انتہائی دکھ اور رنج کا عالم ہے اور اس مواقع پر ہم ان تمام خاندانوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں یہ جو واقعہ رونما ہوا ہے اس کو صرف مارگلہ ٹاورز اسلام آباد تک حکومتی کاوشوں کو محدود نہیں رکھنا چاہیے۔

جناب اسپیکر۔ یہ موہا بل بند رکھیں ہاؤس کی تقدس کا خیال رکھیں۔

محمد اکبر مینٹل۔ یہ صرف اسلام آباد کی اس عمارت تک محدود نہیں ہونا چاہیے اس وقت نادرن ایریاز مظفر آباد اور صوبہ سرحد میں بہت بڑی تباہی ہوئی ہے ہزاروں جانیں ضائع ہوئی ہیں ہم سمجھتے ہیں آج تیسرا دن ہے اور ابھی تک وہاں پر روڈیں بند پڑی ہوئی ہیں ہماری وفاقی حکومت اور ہماری فوج جیسے ہمارے غریب عوام اپنا پیٹ پھاڑ کر جو پال رہے ہیں وہ ابھی تک اس سلسلے میں کچھ کر نہیں پار رہا ہے میں سمجھتا ہوں ہم مکمل طور پر اس چیز میں فیل ہو چکے ہیں اسلام آباد مارگلہ ٹاور، ان سے لوگوں کو نکالنے کے لئے بھی جاپان اور انگلینڈ کی ٹیمیں پہنچی ہیں ابھی تک وہ آپ خود نہیں نکال پارہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ تمام علاقوں کو First priority دینا چاہیے وہ بھی تمام لوگ اس ملک کے شہری ہیں مسلمان ہیں چاہیے مظفر آباد میں ہیں چاہیے صوبہ سرحد میں ہیں چاہیے نادرن ایریاز میں ہیں اس کے علاوہ میں، اسپیکر صاحب نے کہا کچھ تجاویز دیدیں تجاویز ہمارے صوبائی جو ریالیف منسٹر صاحب ہیں وہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں ہیلتھ منسٹر بھی بیٹھے ہوئے ہیں Medicine کی شکل میں اور ڈاکٹروں کی وفد کی شکل میں اور Camps

کی شکل میں بھیجی چاہیے ان تمام علاقوں کو پہچانی چاہیے تاکہ صوبائی حکومت یا بلوچستان کے عوام کی طرف سے ان کو یہ پہچنا چاہیے، شکر یہ۔

جناب اسپیکر۔ جی ٹیمینہ صاحبہ آپ۔

محترمہ ٹیمینہ سعید۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، شکر یہ جناب اسپیکر یہ سانحہ پاکستان کے اٹھنے سے زیادہ صحنے میں آیا زلزلے کی شکل میں ہم سب اس ایوان کے توسط سے ان لوگوں کے دکھ اور غم میں برابر کے شریک ہیں لیکن جناب اسپیکر بات یہی ہے کہ جو مختلف معزز ارکان یہاں پر کہہ چکے ہیں کہ ایک ہمارے وہ اعمال کہ ہم نام کے مسلمان ہیں عمل ہمارے اندر سے بالکل ختم ہو چکا ہے اور دوسری مولانا صاحب نے جو بات کہی کہ بے حیائی اور فحاشی اس قدر بڑھ چکی ہے اور سب سے زیادہ میڈیا کے ذریعے اسکو زیادہ پھیلا جا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ جہاں پر بہت رحیم و کریم اور غفور رحیم ہے وہاں پر ان کا غضب جو ہے وہ بھی انسانوں کے لئے زلزلوں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے جناب اسپیکر یہ بہت ہی زیادہ دکھ اور رنج کی بات ہے کہ آج ہم تو اس مبارک مہینے میں جو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قرآن کی شان نزول اور قرآن کی ساگرہ کا مہینہ ہے اس مہینے میں ہمیں اتنی بڑی آزمائش بھی آئی اور ہمارے لئے ایک اشارہ بھی ہے تو جو لوگ اللہ کے راستے سے ہٹک جاتے ہیں اللہ ان کے اوپر اس طرح کے عذاب وہ نازل کرتے ہیں اور پھر یہ کہ ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیے بحیثیت مسلمان کے کیونکہ ہم قرآن کے بہت ساری چیزوں پر تو عمل کر رہے ہیں لیکن بہت سارے حصے ایسے ہیں قرآن کے کہ جن کے اوپر ہم عمل نہیں کرتے اس میں، میں صرف ایک حوالہ دینا چاہوں گی کہ حدود قوانین کے اوپر جو اتنا شور اور غوغا اٹھا تھا ہمیں اس پر بھی جائزہ لینا چاہیے کہ ہر کوئی ان کو Repair کرنے کے بارے میں کہہ رہا تھا یہ ہمارے اعمال ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس شکل میں اور پھر یہ تو وہ لوگ جو اس سانحہ کا شکار ہوئے ہیں میرا اپنا ڈرائیور جس کا پورا خاندان ختم ہو گیا ہے اور ان کا پورا گائوں جو ہے اس کا پتہ ہی نہیں چل رہا ہے کہ وہ گادوں کبھی یہاں پر تھا کہ نہیں یہ بہت عظیم سانحہ ہے اور اس کے بعد بلوچستان کے حوالے سے ہمیں ایک دوسرے پر تنقید کرنے کی بجائے متحد ہو کر اپنے ان بھائیوں کی مدد کرنی چاہیے ان لوگوں کے لئے گھر گھر گلی گلی سکولوں کا لہجہ میں جا کر فنڈ جمع کرنے چاہئیں اور سب سے پہلے میں اس ایوان میں جو میرے بھائی محترم نے یہ کہا کہ ہمیں اپنی تنخواہوں کے حوالے سے جو ہے وہ کچھ

اس میں اعلان کرنا چاہیے تو میں اپنی تنخواہ کا جتنی بھی اگر دو ماہ مہنے کی ہے تین مہنے کی جتنی بھی ہو سکی میں اس فنڈ میں دوگی اور الحمد للہ ہمارے جماعت اسلامی نے پہلے ہی ایک Relief فنڈ بھی قائم کر دیا ہے حلقہ خواتین جہاں پر ہم نے فنڈ جمع کرنے اور لوگوں سے آپیل کرنی شروع کی ہے تو جناب اسپیکر اس سائے کے حوالے سے یہ کہنا چاہو گی تو یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومتوں کے پاس وہ آسباب یا وہ انتظامات نہیں ہیں یہ آفات تو اللہ کی طرف سے ہیں لیکن انسانوں کی طرف سے تو بھی انتظامات ہونے چاہیں تو جو ہم بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں لیکن جب اس طرح کا سانحہ رونما ہو جاتا ہے تو ہمارے ہاتھ جو ہوتے ہیں وہ خالی ہوتے ہیں ہمیں اپنے بلوچستان کے حوالے سے بھی یہ سوچنا چاہیے کہ یہاں پر بھی ہمارے دیکھیں جو وہ سانحہ آیا اس میں زیادہ تر سکولوں کی عمارتیں تباہ ہوئیں اور آج اخبار میں بھی تھا کہ یہاں بلوچستان کے اسکولوں کی حالت اور ایسی بلڈنگز کی حالت جو بہت ہی زیادہ خراب ہے ان کو پہلے سے ہی کچھ مرمت کرنی چاہیے یا ان کو ٹھیک کرنا چاہیے اور بلوچستان میں بھی جو پہلے ایک رول تھا اس طرح کی ڈبل سنوریز اور بڑی بڑی بلڈنگز جو تھیں وہ نہیں بنائی جاتی تھیں لیکن اب مسلسل یہاں پر بھی بڑی بڑی بلڈنگ اور عمارتیں کھڑی کی جا رہی ہیں تو ہمیں اس حوالے سے بھی سوچنا چاہیے اور Rescue Team کا یا اس طرح کا کوئی نظام یہاں پر بھی ہونا چاہیے تاکہ جو سرحد اور شمالی علاقہ جات اور خصوصاً بالا کوٹ کے عوام وہاں پر دشوار گزار راستے ضرور ہیں لیکن اگر اس طرح کی ٹیمیں موجود ہوتیں، ایلی کا پٹر جو تھے یہاں حکومت کے پاس اس طرح کی Facility ہوتی تو ان لوگوں کی جانیں بچائی جاسکتی تھیں ہم سب اس ایوان تمام ممبران آج اس دکھ میں برابر کے شریک ہیں لیکن اس عہد کے ساتھ کہ یہ تقریریں ہی ہم نہ کریں بلکہ کچھ عملی طور پر بھی کام کرنے کے قابل ہوں تاکہ ان لوگوں کی مدد کر سکیں اور میں آپ تمام ممبران سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ ہمیں اس وقت متحد ہو کر اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق (عربی) کہ ہمیں اللہ کی رسی کو تھام لینا چاہیے اور اس رسی کو تھامے ہوئے اپنے ان بھائیوں کی مدد کرنی چاہیے، بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی، جی۔

رحمت علی بلوچ۔ جناب اسپیکر اس افسوس ناک واقعہ پر معزز ارکان نے تفصیلی بحث کی میں اپنی پارٹی کی طرف سے اور پورے بلوچستان کے عوام کی طرف سے اظہار افسوس کرتا ہوں کہ قدرت کی آفات کا کوئی

بھی مقابلہ نہیں کر سکتا ہے لیکن اس ملک میں جو سسٹم اور نظام ہے آج یہ واضح ہو چکا ہے کہ سارے سسٹم ہمارے قتل ہو چکے ہیں یہاں پر تو صرف ہم دعوے کرتے ہیں عملی صورت میں کچھ نہیں ہے اس کے علاوہ میں مختصر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر جس طرح جان جمالی صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ آراکین اسمبلی کی تنخواہ اور باقی جو وزراء ہیں وزیر اعلیٰ صاحب ہیں ان کی وہ تین تین مہینے یا ایک مہینے کی دیدیں ہم تو کسی بھی قربانی کے لئے تیار ہیں انسانیت کی خدمت کے لئے لیکن میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ اگر وزیر اعلیٰ Secretre Fund اور گورنر Secretre Fund بلدیاتی ایکشن پر اگر خرچ نہیں ہوئے ہیں تو ان پورا Secretre Fund صوبے کا گورنر کا Secretre Fund اور وزیر اعلیٰ کا Secretre Fund دی جائے، (ڈیک بچائے گئے)، اور صوبہ بلوچستان کی حکومت کی طرف سے وہاں میڈیکل کیہیں لگائے جائیں اور یہاں پر جتنے جو امدادی کمپ لگیں گے معزز آراکین اسمبلی اور وزراء اکٹھا دورہ کریں اور لوگوں سے یہ گزارش کریں۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی، جی فرانس۔

مسٹر امیر ذہان فرانس۔ دکھ کی گھڑی سے گزر رہے ہیں یہ اتنا عظیم سانحہ ہے میں مذہبی طور پر نہیں قومی یکجہتی کے حوالے سے کہوں گا کہ گو کہ ہمارے قبرستان شمشان گھاٹ جدا صحیح لیکن ہمارا مرنا جینا اکٹھا ہے میں عرض کروں گا کہ کب تک ہم میں میں کر کے مر رہے آج ہم میں کو چھوڑ کر ہم سب کو ہم میں تبدیل ہونا ہے کہ یہ ہمارے ملک پر جو آفت آئی ہے ہم سب کے لئے ایک دکھ کی بات ہے ہم سب ہم بن جائیں اور یکجہتی سے اس سانحہ کا مقابلہ کر سکیں کیونکہ جو یہ آفت گزری یہ آنا فانا ناگہانی آفت بارش کا بادل سے محکمہ موسمیات سے پتہ چل جاتا ہے لیکن جو ایسی آفت آتی ہے یقیناً یہ ایک بہت بڑی ناگہانی آفت اس میں، میں جو جذبہ دیکھا بچوں میں جس طرح سے ۶۵ء کی جنگ میں میں نے ایک جذبہ دیکھا تھا تو سچے کہہ رہے تھے کہ ہمیں بھی کوئی امداد کا ہم اپنی پاکٹ منی دینے کے لئے تیار ہیں یہ میں اس ایوان میں آپ کو ایک سچ بتا رہا ہوں کہ یہ میں نے جذبہ دیکھا ہے جب بچوں میں ایک جذبہ ہوگا کہ وہ اپنی Pocket money دینے کے لئے تیار ہیں تو ہر پاکستانی میں اگر یہ جذبہ ہو تو یقیناً ہمارے لئے کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہوگا اب جو لوگ رحلت فرما گئے ہیں یقیناً ہم ان کے غم میں شریک ہیں انسان گلہ شکوہ کرتا ہے شادی بیاہ

میں خوشی کے مواقع پر لیکن اگر کوئی کسی کے مرگ پر جا کر گھٹشوہ کرتا ہے تو لوگ اسے مناسب نہیں سمجھتے ہم عرض کرینگے کہ جو لوگ رحلت فرما گئے ہیں ہم ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جو اس سانچے میں زخمی ہوئے ہیں ہم ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس جذبے سے کرتے ہیں کہ ڈاکٹروں کا ڈاکٹر حکیموں کا حکیم ہے اللہ تعالیٰ اس کے دربار کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہے اللہ تعالیٰ انہیں شفاء دیگا اور جب ہم سب اکٹھے ہونگے تو اس سانچے سے ہم لوگ گزریں گے اور انشاء اللہ ساری چیزیں جو ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اور یہ مرحلہ بھی گزر جائیگا، بہت شکر یہ۔

جناب اسپیکر۔ جی چکول صاحب۔

چکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر یہ ایک المیہ ہے مذہبی حوالے سے دیکھا جائے یہاں ہمارے ادب میں ایک لفظ ہے Cauthersizes جو دو حالات یا دو الفاظ کی مرکب ہے ترس اور خوف اگر ہم ایک المیہ فلم دیکھ لیں جس کے ساتھ زیادتی ہوگی تو دیکھنے والا اپنے کو وہاں یہ Fit کر لے گا کہ مبادہ مجھ پر ایسے حالات نہ آئیں جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو ہی آجائیگا جناب جہاں تک انسان کی جانوں کا تعلق ہے چاہے وہ گورے ہیں کالے ہیں پشتون ہیں بلوچ ہیں پنجابی ہیں وہ انسان ہیں قابل افسوس ہے اور قابل رحم بھی ہے لیکن اسلام آباد میں جو ظلم اور جبر ہو رہے ہیں انہیں بھی Cauthersizes ہونا چاہیے کہ اس وقت وہ لوگوں کے جو گھر اجھڑ گئے ہیں ہمارے ہاں تو شروع سے لوگوں کے گھر ہی نہیں وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ انہیں کھانا اور پانی نہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ صدیوں سے ہمارے ایسے پہاڑی علاقے ہیں ایسے پسماندہ علاقے ہیں کہ وہاں نہ پانی ہے نہ وہاں کھانے کے لئے اگر ایک دن میں ایک روٹی ملے گی بھتنے کو وہاں روٹی نہیں اور یہ جو جھنجھوڑ ہے اسلام آباد والوں کو قدرت انہیں سبق دیں کہ یہاں بھی ایسے خطے ہیں کہ ان کی آپ اسلام آباد کے بہو کو دیکھ لیں ہماری گیس کی بہو ہے وہاں لیکن ہم در پدرا خاک بسر ہیں ہمیں نہ Shelter ہے نہ ہمیں پانی ہے نہ ہمیں روزگار ہے ہم یہ کہتے ہیں ہمارے مولانا صاحب نے ایک خوبصورت بات کی کہ ہم حقوق اللہ سے بریگانہ ہے عالم تو مولانا صاحب ہے اللہ کہتا ہے میں اپنا حقوق معاف کروں گا ہمارا ایک زبردست انگریز شاعر ہے ملٹن جب اس کی آنکھوں کی بینائی گئی تو وہ بہت پریشان ہوا کہ اللہ آپ نے مجھے جو Talent دیا تھا میں اپنے اس Talent کو استعمال نہ کر سکا بنی نوع انسان

کے لئے اللہ تعالیٰ نے خود ہی ایک وقت میں Stenza میں ایک مصرعے میں پھر فرماتا ہے کہ اللہ کو اسے انسان آپ کی اطاعت اور عبادت کی ضرورت نہیں یہاں جو چرند پرند چھلیاں ہیں وہ سارے سر بسجود ہیں اللہ کی عبادت میں کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہاں جو ظلم جو منافقت جو دھوکا بازیاں ہو رہی ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ ایک سرزنش ہے یہ فطرت کی طرف سے ایک Warning ہے اور ہمارے حکمران کو سنبھالنا چاہیے اگر انہوں نے Newclear power بنا دیا ہے کہ اگر چھوٹے موٹے قومیں بات کر لینگے ہم انہیں تیغ و نیز نہیں کر لینگے اور اگر یہ اسلام آباد پھٹ جائے اور آپ کی یہ ساری Newclear power وہاں غرق ہو جائے پھر آپ کیا کریں گے بہتر یہی ہے جو اسلام کا درس ہے انسانیت کا درس ہے جتنے ممالک میں وفاق ہیں ہم مظلوموں کے ساتھ جو ہو رہا ہے ہمارے وسائل ہماری قوم ہماری آمدنی ہم لوگ اس Age میں بھی ایک Stone age کی زندگی گزار رہے ہیں ابھی ابھی آپ کہتے ہیں کہ وہاں بیوروکریٹ نکھار سے بہا آئی خدا، خدا کر رہے ہیں ہمارے پاس تو کپڑا ہی نہیں یہ ساری چیزیں ایسی ہی ہیں ہمیں بہت دکھ ہوا ہے کہ ہمارے بالا کوٹ کے ابھی چھوٹے چھوٹے جو بچے ہیں وہ چیخ رہے ہیں اور مائیں اور بہنیں اپنے بچوں اور بھائیوں کی آوازیں بھی سن رہی ہیں کہ ہم انہیں کس طرح نکال دیں میں کہتا ہوں یہ بھی حکمرانوں کی ایک بڑی کمزوری ہے اور دیکھیں انسان Genious کب ہوگا جب وہ آزمائش میں ہوگا Normal حالت میں تو ہر ایک، ایک Nice آدمی ہے Normal حالت میں تو میں کہتا ہوں کہ اگر سمندر میں طوفان نہیں ہوگا تو نا خدا کچھا تو گر ڈی اس بوٹ کو اس کشتی کو چلائے گا لیکن جب طوفان آجائے تب اس کی آزمائش ہوگی ہم یہ کہتے ہیں ہمارے جو سول حکمران ہیں وہ حکمرانی Qualify نہیں کر لینگے اس کو شروع سے جذبہ ہی نہیں ہوا ہے ہمارے عوام کا وہ تو ایک ٹیکر ہی رہا ہے اس کو ہم لوگوں نے وہ ٹی بیٹک کا ملازم رہا ہے جہاں تک ہمارے جرنیلوں کا تعلق ہے ان کا تو اللہ، اللہ وہ تو بس کہتے ہیں باقی سارے دو نمبر کے شہری ہیں اعلیٰ اور اصل ہم لوگ ہیں انہیں بھی ہمارے لئے کچھ احساس ہی نہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ حقیقی سول حکومت ہوتی تو ضرور وہاں اس وقت جو یہ پہنچ نہ سکیں چوبیس گھنٹے کے بعد ہمارا جنرل صاحب کہتا ہے میں انجینئر، ٹیکر اور ٹیکنیکل ونگر حکم دیا ہے جیسے کہ ہمارے جان محمد صاحب فرما رہے ہیں کہ ستائیس گھنٹے کے بعد اگر ایک انسان کی سانس روکے یا راہم لوگ کبھی

کبھار خواب میں دیکھتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ آرڈر، آرڈر یہ موبائل کس کے پاس ہے۔

کنکول علی ایڈووکیٹ۔ کہ ہمارا دم گھٹ رہا ہم لوگ پانی پانی ہوتے ہیں ڈر و خوف سے ہڑتالیس ہڑتالیس گھنٹے میں ہماری بچیاں ہمارے بوڑھے وہاں تہہ خانوں میں بند ہیں اور ہمارے جو حکمران ہیں وہ صرف ٹیلیویشن کو دیکھنے کے لئے کیمرے کے سامنے اپنی تصویر کھینچوا کر کوئی Result نہیں جناب ایک بات اور بھی ہے۔ باتوں سے بات نکلتی ہے ہمارا یہ علاقہ زلزلہ کے زون میں آتا ہے لہذا ہمارے حکمرانوں کو شمول ہم اس سلسلے میں قانون بننا چاہئے آپ کی بسٹیں ہیں ولجہ اگر کل کوئی حادثہ ہوتا ہے پھر ہم کیا کریں گے اگر یہ کلٹی ہو جائیں یہاں جو لا قانونیت ہیں اور یہاں جو بے پرواہیاں ہیں ہم حکومت کو کہیں گے کہ اس سلسلے میں آنے والے دنوں کے لئے قانون سازی کرے یہاں پالیسی بنا دے یہاں جو کوئی تین تین چار سنوری کے مکان ہیں کوئی میں جو آفت تو آئے گی آپ کو نہیں بتائے گی جب یہ دنیا ہے تو یہ سلسلہ جاری ہے۔ لیکن مہذب قوم وہ ہے جو قانون سازی کرے اور اپنے مستقبل کے لئے پالیسی بنائے۔ تاکہ آنے والے خطرات سے مقابلہ کر سکے۔

جناب اسپیکر۔ جی مہربانی۔ پروین گلگی۔

محترمہ پروین گلگی۔ شکر یہ جناب اسپیکر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جو سانحہ اسلام آباد میں اور کشمیر میں زلزلہ کا ہوا ہے۔ اس پر ہم سب کو بہت افسوس ہے اور پوری قوم کو افسوس ہے ہم دعا کرتے ہیں جو جانیں جا چکی ہیں اللہ ان کی مغفرت کرے۔ اس فورم سے ہم رکنیٹ کرتے ہیں یہ تو آسانی آفات ہیں ہم اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ سوائے کسی دعا کے۔ اس وقت ہم سب کو چاہیے کہ سب کے لئے دعا کریں۔ اور جو زخمی ہیں اور جو بے گھر ہیں بے وسیلہ ہیں ان کے لئے ایک کمیٹی قائم کی جائے جس میں مرد اور خواتین شامل ہوں اور بیٹھ کر سوچیں جو بھی ہم سے ہو سکے نقد یا دیگر صورت میں ان کے لئے ہم مل کر کوئی امداد کریں۔ جناب اسپیکر۔ میری گزارش ہے خاص کر ان ممبران صاحبان سے اور ہمارے جو لیڈی ممبر ہیں اور ہمارے پاکستان مسلم لیگ کی خواتین کی شاخ بھی ہے موجود ہے ان سے درخواست ہے کل وہ میرے دفتر میں آئیں ایک کمیٹی قائم کریں گے۔ جس سے ہم جو امداد ہو سکے ہم دیں گے اور اس اسمبلی کے توسط

سے جتنے یہاں ممبر بیٹھے ہیں کمیٹی قائم کی جائے ان لوگوں کے لئے جو بے گھر اور بے وسیلہ ہیں ان کی امداد کی جائے۔ شکر یہ۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

جے پے پراکش۔ (وزیر)۔ جناب میری گزارش ہے اور ہمارے دوستوں نے بہت تفصیل سے بات کی ہے اور اپنی تجاویز بھی دی ہیں۔ بہت انتہائی دکھ کی گھڑی ہے آزماتش کا وقت ہے ہماری قوم کے لئے۔ ان بے سرو سامان جو اسلام آباد میں ہیں صوبہ سرحد میں ہیں شمالی علاقہ جات میں ہیں ہم ان کی کھل کر مدد کریں۔ مالی تعاون بھی کریں حکومت بلوچستان اور صوبائی اسمبلی کے توسط امدادی کمپ یہاں پر بنائیں۔ ان خبروں پر مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے کہ فیڈرل کمیٹی میں جو ایک بلڈنگ گری ہے اتنے بڑے شہر میں کوئی کراسیز منیجمنٹ سیل نہیں تھا ہمارے پاس۔ ایک کریں صرف وفاقی دارالحکومت میں موجود تھی بہت افسوس ہوتا ہے جب وہاں پر ہمارے پاس انتظام نہیں ہے ہم پبلک سے رکوئیٹ کر رہے ہیں کہ وہ ملے ہٹانے میں ہماری مدد کریں۔ باقی شہروں کا جو ہے جیسا کہ کوئٹہ ہمارا اس زون میں ہے بلڈنگ کوڈ پر یہاں عمل نہیں ہو رہا ہے اگر ایسا واقعہ ہو جائے تو کیا ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آفات ہیں انسان پر یہ مشکلات آتی ہیں یہ ہم جو نافرمانی کر رہے ہیں بے حیائی ہے بے شرمی ہے اچھی باتیں اس پر ہمارے ساتھیوں نے کی ہیں اگر یہاں واقعہ ہو جائے چھوٹی چھوٹی گلیوں میں کئی کئی منزلیں بلڈنگ ہیں تو یہاں پر کیا حشر ہوگا یہاں ایک چھوٹا سا شہری دفاع کا محکمہ ہے جہاں دوسڑھیاں بھی نہیں ہیں۔ میں ایک تجویز یہاں پر پیش کرتا ہوں جو ہمارے تمام فیڈرل کمیٹیوں میں پراونشل کمیٹیوں میں بڑے شہر ہیں ایک تو کراسیز منیجمنٹ سیل پوری طرح سے لیس ہوں جن میں انتظام ہو۔ کوئی کسی جگہ واقعہ ہو جائے یہ انتظام ہو یہ صرف نہیں کہ قدرتی آفات ہو دہشت گردی یا کوئی اور آفت ہو سکتی ہے۔ یہ تو ایک بلڈنگ کا ہم ملے نہیں ہٹا سکتے ہیں اور اگر کوئی بڑا واقعہ ہو جائے تو ہمارا کیا حشر ہوگا۔ میری ایک چھوٹی سے تجویز ہے کہ کوئٹہ شہر میں بلڈنگ کوڈ پر بالکل عمل نہیں ہو رہا ہے اس پر عمل ہو اس کو نوٹ کریں پابندی ہونی چاہئے اس کے علاوہ میری ایک اور تجویز ہے کم از کم ایک مہینے کی تنخواہ کا اعلان کریں۔ اس کے علاوہ صوبائی اسمبلی کے توسط سے کمپ ہو جس میں خیمے خوراک چیزیں جمع کر سکیں۔ اس پر ہمیں فوراً عمل کرنا ہوگا۔

جناب اسپیکر - گیلو صاحب -

محمد عاصم کر گیلو (وزیر مال) - بسم اللہ الرحمن الرحیم -

جناب اسپیکر صاحب جو آج قرارداد پیش ہوئی ہے۔ یہ جو سانحہ ہوا ہے یہ بہت ناک اور دردناک ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑا واقعہ اور یہاں ہمارے ہاؤس بلکہ اہل بلوچستان سارے اس دکھ درد میں اپنے بھائیوں کے ساتھ شریک ہیں۔ جناب اسپیکر۔ قدرتی آفات آتی رہتی ہیں یہ ایک بڑا المناک اور قدرتی آفت آئی ہے جس کا گمان میں نہیں تھا اللہ کی طرف سے آئی ہے اتنی بڑی تباہی آئی۔ جناب اسپیکر۔ ہمارے بھائی تنقید کر رہے ہیں میرا تو ان کو مشورہ ہے جو ہمارے بھائی اس مشکل گھڑی میں پھنسے ہوئے ہیں آپ تجویز دیں کہ کس طریقے سے ان کی مدد کی جائے۔ اور کیا بہتر طریقہ اس کے لئے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ آپ بھی ہمارے بھائی ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ہمارے وسائل کتنے ہیں جتنے بھی وسائل ہے ہماری مرکزی حکومت انھیں بروئے کار لارہی ہے جتنا بھی اسکا بس میں ہے ہمارے پریذیڈنٹ جنرل پرویز مشرف صاحب خود جا رہا ہے ان مقامات کا جائزہ لے رہے ہیں اور پرائم منسٹر شوکت عزیز صاحب بھی خود جا رہے ہے وہ بھی ان مقامات کا جائزہ لے رہے ہیں وہاں وہ دونوں خود instruction دے رہے ہیں جو بھی وہاں پر چیزوں کی ضرورت ہے وہ انھیں مہیا کر رہے ہیں اس کے علاوہ جو لوگ طے تلے دے ہیں جناب اسپیکر صاحب آپ دیکھ رہے ہیں کہ باہر کے ملکوں سے ٹیمیں منگوا رہے ہیں جہاں ان کا پتہ لگا ہے کہ کہاں کہاں لوگ زندہ حالت میں ہے انھیں نکالنے کی بھر پور کوشش کر رہے ہیں اسپیکر صاحب اتنا بڑا اتنا بڑا شہر آپ دیکھ رہے ہیں کہ انکو سنبھالنا کافی مشکل ہیں جہاں ہماری پنجاب کی حکومت صوبہ سرحد کی حکومت مرکزی حکومت جو بھی ان کے بس میں ہے وہ اپنا کردار ادا کر رہی ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ جو نقصانات ہوئے ہیں جو شہمی ہیں ان کو امداد برابری پہنچائی جا رہی ہیں جہاں وسائل کی کمی ہے اور وسائل آپ لوگوں کے سامنے ہیں اور اس کے لئے دوسرے وسائل منگوائے جا رہے ہیں جناب اسپیکر صاحب وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک کروڑ روپے کا اعلان کیا ہے گورنمنٹ آف بلوچستان کی طرف سے اور میں بحیثیت ریلیف منسٹر ایک کروڑ روپے کا اعلان کرتا ہوں جو ہمارے بھائیوں نے تجویز دی ہیں کہ ایک مینے کا تنخواہیں ہم اپنی طرف سے بھی ایک مینے کی تنخواہ بھی ان کے لیے امداد کا اعلان

کرتا ہوں جناب اسپیکر صاحب میں سمجھتا ہوں اور میں اپنے Honourable ممبروں کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ اس موقع پر مخالفت برائے مخالفت کو چھوڑ دیں اور جو عقائد ہیں آپ بھی سمجھتے ہیں اور ہم بھی سمجھتے ہیں جو ہماری حکومت کے پاس وسائل ہیں وہ آپ خود دیکھتے ہیں اس سے پہلے بھی آپ حکومت دیکھے ہیں انھیں بروکار لارہے ہیں اور اسپیکر صاحب میں آپ سے request کرتا ہوں کہ یہ جو قرارداد ہے اسکو مشترکہ طور پر ساری اسمبلی کی طرف سے منظور کروائے اور تین دن سوگ کا اعلان گورنر نے کیا ہے اور اسمبلی کی کارروائی موخر کی جائے تاکہ ہم اس کے سوگ میں شریک ہو جائے۔ والسلام  
 جناب اسپیکر۔ راحیلہ درانی۔

محترمہ راحیلہ درانی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب مجھ سے پہلے میرے ساتھیوں نے اپنی باتیں کہیں میں سمجھتی ہوں کہ میرے پاس وہ الفاظ بھی نہیں ہیں کہ جو سانحہ ہماری قوم پر اس وقت گزرا ہے بلکہ گزرا رہا ہے تمام قوم میں اپنے گھر میں دیکھتی ہوں میری ماں میری بہنیں اپنے دوستوں کے گھر میں سب ٹی وی کے سامنے بیٹھی ہوئی ہیں اور وہ جب ان مناظر کو دیکھتی ہیں تو خوف کا شکار ہوتی ہیں کہ کل ہمارے ساتھ بھی ایسا ہو سکتا ہے میری سمجھ میں تو صرف اتنی سی بات آ جاتی ہے کہ رحمتوں کے اس مہینہ اتنا بڑا سانحہ میں تو کہتی ہوں کہ اللہ ہم سے بہت ناراض ہے یہ سانحہ ہمیں ایک سوچ بھی دیتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا میرے ساتھیوں نے اعمال کے حوالے سے بات کی قوم کی حوالے سے بات کی انسانیت کی حوالے سے بات کی جناب اسپیکر میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ یقیناً یہ ایک warning ہے اور انسان کو اس کے اوقات بھی یاد آتا ہے کہ جو ہم اتنی بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں لیکن ہمیں سمجھ آ جاتا ہے کہ انسان کتنا بے بس ہے اس scientific دور میں بھی ایک منٹ کے زلزلے میں کتنی جانیں ہوتی بہت سی باتیں ہو چکی ہیں میں صرف یہ سمجھتی ہوں کہ اس پر ہمارے ساتھیوں کو ہماری عملہ مدد کی ضرورت ہے پیسے مدد یہ چیزیں تو یقیناً مختلف ممالک سے پہنچ گئی ہیں ہمارے علاقوں سے بھی پہنچ رہی ہیں بہت درد مند دل لوگ رکھتے ہیں لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس وقت ہیومن ریسورس human resources کی سب سے زیادہ وہاں پر کمی ہے لوگ ابھی تک وہاں پر دھبے ہوئے ہیں وہاں تک ہماری پہنچ نہیں ہے لیکن جب راستے کھلے گئے ہم میں سے بہت سے لوگ وہاں جانا چاہیں گے میں تو یہ کہتی ہوں کہ واپلیٹری ٹیمیں voluntary

teams وہاں پر بھیجی جائے یہ میری ایک تجویز ہے بلکہ ہماری ایک ایسوسی ایشن ہے جو کہ ہائیڈنگ کے حوالے سے ہے بلوچستان ہائیڈنگ ایسوسی ایشن کے نام سے ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آج یا کل روانہ ہوگی کہ وہاں پر لوگ جو دبے ہوئے ہیں وہاں پر نکالنے میں مدد دیں گی ایسے ہی بہت سے لوگ ہیں جو وہاں جانا چاہتے ہیں حکومت کو میری تجویز ہے کہ please انکے اس حوالے سے مدد کی جائے کیونکہ اس وقت یقیناً وہاں پر صرف اور صرف والینٹیرز Volunteries کی ضرورت ہے جو کہ وہاں پر عملاً مدد کر سکیں اس کے علاوہ بلوچستان کے حوالے سے بھی میں یہ کہوں گی کہ جھٹکا یہاں بھی آیا تھا جو کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس ٹائم پر آیا تھا آپ ایک لمحے کے لیے سوچیں اگر یہ situation یہاں ہوتی تو کیا ہوتا جو کہ بلوچستان اس وقت تمام ملک سے بہت دور علاقہ ہے اور وہاں تک پہنچنے کے لیے resources بھی بہت کم ہیں وہاں پر اسلام آباد ہے اور اسلام آباد سے لوگ نزدیک ہیں یہاں تو ایسی کوئی صورت حال نظر نہیں آتی ہے یہاں پر تو یہ ہے کہ اگر ایک ٹرین چلی جائے نہ کسی کے غم میں نہ کسی کے خوشی میں شریک ہو سکتے ہیں تو میں اس حوالے سے آج جنگ میں رپورٹ بھی آئی ہے کہ ہمارے ہاں ان خطرات سے نمٹنے کے لیے کیا حالات ہیں تو ایک اسٹیج کے علاوہ اور کچھ بھی نظر نہیں آتا اس شہری دفاع میں۔ میں نے بار بار اپنی بجٹ اسٹیج speech میں توجہ بھی دلائی تھی کہ ہمارے اس شعبے کے لیے یقیناً کچھ پیسے رکھے جائے یا کچھ ایسے حالات رکھے جائے کہ اگر خدا نخواستہ یہاں کوئی واقعہ ہو۔ اور میں یہ بھی بتاتی چلو کہ جو ماہرین کہیں رہے ہیں کہ اس سے بعید نہیں ہے کہ یہ جھٹکا یہیں پرکٹی اور علاقے میں دوبارہ نہ آئے یہ بار بار بحث ہو رہی ہے تو ہمیں اس کے لیے کم از کم اپنی تیاری تو کرنی چاہیے الفاظ تو بہت ہیں تقریریں تو بہت ہیں باتیں بہت ہے لیکن اس کے لیے عملاً ہم ابھی بھی اگر ہوش میں آجائے تو یقیناً آفت تو اللہ کے طرف سے ہے لیکن بچاؤ کی طریقہ ہماری طرف سے ہوتی ہے جس طرح کہ UK کی ٹیم آ کر چار لوگوں کو اپنی scientific طریقہ سے پتہ کیا اور ان کو نکالا تو اس حوالے سے میری یہ دو تجاویز ہیں ایک تو volunteers Teams بھیجی جائے اور دوسری تنخواؤں کے حوالے سے تو سب کہہ چکے ہیں وہ یقیناً ہم سب آپ کے ساتھ ہیں اور دوسرا بلوچستان کے اس شعبے کے لیے کچھ رکھا جائے خدا کے لیے اور اپنے ان افراد کے لیے اپنی قوم کے لوگوں کے جو کہ وہاں پر ابھی تک صبح و پکار کر رہے ہیں ان کے لیے دعا

کی جائے اس مشکل وقت میں میرے خیال میں کوئی بھی خوش نہیں ہو سکتا کہ کوئی بھی اس حوالے سے یہ نہیں سوچھے گا کہ شاید یہ چیز آئی ہے تو ہم اس چیز کی توقع کر رہے تھے ہم صرف یہ دیکھیں کہ اس وقت ہمارے ساتھی تکلیف میں ہیں عقیدہ بجا بہت سی باتیں اپنی جگہ بجا لیکن اس وقت ہمیں اکٹھا ہونا ہے اور ہمیں

اکٹھے ہو کر ان لوگوں کی مدد کرنا ہے

Thank you جناب اسپیکر۔ مہربانی جی اختر حسین لاگو۔

اختر حسین لاگو۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ شکر یہ جناب اسپیکر جیسا کہ ایوان میں بیٹھے ہمارے معزز ساتھیوں نے اس سانحہ پر بات کرتے ہوئے انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا اسی طرح ہمیں بھی انتہائی دکھ ہے ان انسانی جانوں کے ضائع ہونے کا لیکن کیا کیا جا سکتا ہے کہ جب قدرت کی طرف سے ایک آفت ایک قوم کے لیے لکھ دی گئی ہو اسے کوئی ٹال نہیں سکتا جناب اسپیکر مولانا فیض محمد صاحب نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں کچھ چیزیں بتاتے ہوئے اس بات کی طرف ہماری توجہ دلائی کہ یہ قدرت کی طرف سے ایک وارننگ ہے رمضان شریف کا مہینہ ہے بجائے ہم اس کے کہ ہم آج سنجیدگی سے اپنی غلطیوں کا اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرتے آج بھی اسی ایوان سے ہمارے کچھ ساتھی سوائے تعریفوں کے پھول باندھنے کی اور انھیں کام نہیں جناب اسپیکر اس سے پہلے بلوچستان میں جو سیلاب آئے گوادر میں عاصم صاحب نے کہا کہ ہم نے امدادی بالکل انہوں نے امدادی تھی انگول ندی جو ٹھوٹی تھی اور اس پل کے اوپر یہ اور جنرل مشرف تصویریں کھینچ کر واپس آئے تھے اس کے بعد ہم بھی گئے تھے دورے پر جان محمد بھی وہاں پر آئے تھے ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا کیونکہ ذمہ داری حکومت کی ہے وسائل حکومت کے پاس ہیں ہم صرف اظہار ہمدردی اظہار کیجی کے لیے وہاں لوگوں کے پاس جاتے ہیں اور ہمارے پاس کوئی ذرائع نہیں ہیں جناب جناب اسپیکر آج تین دن ہونے کو ہیں ان علاقوں میں جن پاک فوج کے جوانوں کے دن رات ہم گن گاتے رہتے ہیں وہ بھی وہاں نہیں پہنچ سکے ڈیرہ گہٹی کا واقعہ آپ لے لیں صبح 9 بجے فائرنگ شروع ہوتی ہے ساڑھے دس بجے ہیلی کاپٹر آتے ہیں اور پورے ڈیرہ گہٹی کے اوپر ٹیلنگ کرتے ہیں ایک گھنٹے کے اندر وہ ہیلی کاپٹر آ کر لوگوں کے اوپر بم برس سکتے ہیں تو جناب اسپیکر آج تین دن ہو گئے ہیں وہ ہیلی کاپٹر کہاں گئے ہیں وہ آج تک لوگوں کی مدد کے لیے کیوں

نہیں پہنچ پارہے ہیں جناب اسپیکر ہمیں حقیقت پسندی کے ساتھ اپنی کوتاہیوں کا اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرنا چاہیے جناب اسپیکر آپ کو کوئٹہ شہر کی مثال دوں اس سے پہلے بھی اس کی نشان دہیاں ہوئیں اس سے پہلے ایک کراسسز ابھی اس کا کسی چیز کا اعلان ہوا تھا یا افتتاح ہوا تھا جناب اسپیکر بجائے افتتاح کے ان آفتوں سے نمٹنے کے لئے ہم کوئی انتظام کرتے۔ ہم نے جناح روڈ پر کبے لگاوائے دس لاکھ روپے کی ایک لائٹ۔ کروڑوں روپے لوگوں نے جناح روڈ کی لائٹوں پر خرچ کر دیئے کروڑوں روپے ہم نے کونسلروں کی خرید و فروخت پر خرچ کر دیئے۔ میرے عزیز دوست رحمت نے کہا اگر اب بھی اس سے کچھ بچا ہے یا سیکرٹ فنڈز سے خدا کے لئے اب بھی ہم ہوش کے ناخن لیں۔ اب بھی ہمارے پاس وقت ہے بچنے کا سدھرنے کا۔ ذمہ داریوں کا احساس کرنے کا۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی۔

اختر حسین لاگو۔ جناب اسپیکر عاصم صاحب نے کہا تھا ہمارے پاس وسائل کم فلاں فلاں۔ جناب یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کسی حکمران میں یا کسی حکومت وقت میں احساس ذمہ داری نام کی کوئی چیز ہوتو بہت کچھ کر سکتی ہے۔ پگبول صاحب نے امریکہ کا حوالہ دیا کہ ریٹا میں جو آفتیں وغیرہ آئیں تھیں اس کی مثال یہ تھی کہ لاکھوں کی آبادی کو اس علاقے سے شفٹ کر کے انسانی جانوں کے ضیاع کو بچایا گیا یہ ہوتی ہے احساس ذمہ داری حکمران وقت کے لئے۔ اگر یہ احساس ہمارے حکمرانوں میں ہوتو یہ بہت بڑی بات ہے لیکن افسوس نہ ہیں یہاں پر کوئی گنجائش ہے اور نہ وہ احساس ہے نہ ہی اس ذمہ داری کا احساس کسی کو ہے۔ جناب اسپیکر بجائے ان شاہ خرچیوں پے فروختوں پر ہم اپنے پیسے وسائل اور قوت صحیح جگہ اپنی صرف کریں اگر یہ قوت ہم اپنے عوام کی فلاح و بہبود اور اگر ان کو اس مصیبت سے نجات دلانے کے لئے تو میرے خیال سے کوئٹہ اس طرح کی ایک بڑی آفت سے بچ سکتا ہے جب 1935 میں زلزلہ آیا اس وقت آبادی بھی کم تھی آج اگر یہ ہو جائے تو اس سے کئی گنا زیادہ لوگ ہلاک ہونگے اور آج بھی کوئٹہ اسی طرح کے دہانے پر کھڑا ہے خطرات سے دوچار ہے اللہ نہ کرے اس شہر پر بھی یہ آفت آ سکتی ہے بجائے اس کے کہ ہم بھی اس انتظار میں بیٹھیں رہیں ہم جن گوروں کی دن رات مخالفت کرتے ہیں کافر کہتے ہیں پتہ نہیں کیا کیا کہتے رہتے ہیں ان کی امداد کی یا ان کی ٹیکنیکل لوگوں کی انتظار میں ہمارا پورا اسلام

آباد بیٹھا ہوا ہے انگلیڈ سے میکنکل لوگ آئیں گے کب ہماری لاشوں کو بلے سے نکال کر ہمارے ہاتھوں میں دیں گے۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی

اختر حسین لاگو۔ جناب ان چیزوں سے نمٹنے کے لئے ان مشکلات سے بچنے کے لئے ہمیں آج ہی انتظام کرنا چاہیے۔ (مداخلت)۔

جناب اسپیکر۔ شیخ جعفر خان مندوخیل۔

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ شکریہ جناب اسپیکر جناب مجھے بھی اس دردناک پہلو پر بات کرنے کی اجازت دی ہے میں سمجھتا ہوں کہ جب سے پاکستان بنا ہے ایسا سانحہ ہم سے پہلے یا ہماری نظروں سے پہلے نہیں گزرا ہے اس سے پہلے کوئٹہ میں ہوا تھا شاید اس وقت شہر چھوٹا تھا جاہی اس لحاظ سے کم ہوئی کہ یہ ایک ایریا میں تھا یہ تو اسلام آباد سے لے کر صوبہ سرحد نارون ایریا آزاد کشمیر ان سب کو گھیرا ہے آفیشل فکر تو چالیس ہزار سے زیادہ ہے کہ چالیس ہزار اموات اس میں ہوئی ہیں شاید اس سے بھی زیادہ یہ کہ اس کر جائے میں سمجھتا ہوں یہ انتہائی دردناک ہے اس پر جو حکومتی اقدامات شروع کئے ہوئے ہیں ریسکیو آپریشن اس کی ساری دنیا نے تعریف کی ہے کہ بھائی آدمی ایسے کام کر رہے ہیں جیسے مشین کر رہی ہوں بی بی سی سے اس پر بھر پور تبصرے آتے۔ بحر حال ہمارے ملک میں کمی مجموعی طور پر پائی جاتی ہے کہ اس کے لئے کوئی باقاعدہ سسٹم نہیں ہے یہاں ہم لوگ ہوم ڈیپارٹمنٹ۔ یا یہاں جو کوئی ایمر جنسی آ جاتی ہے کراسر کے لئے اس میں سے کوئی ذمہ داری نہیں لیتا ہے تو میں سمجھتا ہوں اس کے لئے یہ ہونا چاہئے کہ حکومت جو یہ کر رہی ہے اس کو آپریٹ کرنا چاہئے کہ وہ دن رات کر رہی ہے آرمی اس میں دن رات لگی ہوئی ہے اور اس سے بڑھ کر کے ایک پبلک بڑھ چڑھ کر کے کر رہی ہے یہ ہمارے سب بھائی ہیں ہمیں چاہئے کہ جو ہم جتنا تعاون کر سکیں کریں چاہے ذاتی طور پر ہو چاہے قومی خاندانی طور پر ہو۔ ممبران کے طور پر ہوں میں تو کہتا ہوں ایک تنخواہ تو بہت ایک کم عمل ہے وہ تو دو مہینے کی دینی چاہئے میں تو اپنی طرف سے دو مہینے کی تنخواہ کا اعلان کرتا ہوں باقی بھی کچھ کریں گے یہ ایک ٹوکن جس پر ہوتا ہے اس سے ان کا کچھ بھی شاید بن سکے لیکن امداد کے لئے ہمدردی ہوتی ہے اور انشاء اللہ امداد کے لئے اس کے علاوہ جتنا ہو سکے گا کریں گے

ان کا حق بنتا ہے ہمارے بھائی ہیں ہمارے ساتھ بھی ہوتا ہے اس کے بغیر بھی ہوتا ہے افسوس یہ ہوتا ہے کہ اسلام آباد جیسے شہر میں جہاں سب سے زیادہ بلڈنگ کوڈ اپلائی کرتے ہیں وہاں کئی منزلہ پلازہ ہیں وہاں دس منزلہ پلازہ جو ابھی بنا تھا ریت کی طرح سے گر گئی ہے اس کو اتنا زیادہ نام بھی نہیں ہوا ہے ان چیزوں پر بھی کوئی کنٹرول ہونا چاہئے کوئی کوالٹی ہو جیسے کہ بسنت لال صاحب نے کہا ہے یہاں کچھ نہیں ہے اگر کوئی زلزلہ آتا ہے تو کوئی بھی اسکے ریٹج میں ہے جو افغانستان تک جاتا ہے یہ کسی وقت بھی ملیا میٹ ہو سکتا ہے اگر کوئی یہاں آفت آگئی تو کوئی نہ میں یہ حالت ہوگی جیسے ایران میں تھی کہ ملیا میٹ ہو گیا اس پر بھی حکومت کو توجہ دینی چاہئے۔ کہ یہ پرائیویٹ بلڈنگ پوری دنیا میں ہے جو بنتے ہیں دعویٰ میں جائیں جہاں جائیں وہاں ایک کوالٹی کنٹرول ہوتا ہے کوڈ ہوتا ہے اس کے مطابق بنتے ہیں specification ہوتا ہے اس کے مطابق بنتے ہیں یہاں جو بن رہے ہیں یہ ایک خطرے کی علامت ہے اس کے اوپر کنٹرول رکھنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ بحث اس طرح سمیٹیں اور میں سب ساتھوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ دو مہینے کی تنخواہ اس زلزلہ زدگان کو دے دیں قدرتی آفات پہلے بھی آتی رہی ہیں اور امریکہ جیسے جگہ میں بھی کنٹرول نہیں ہو سکی ہیں ہمارے ہاں بہت ہی محدود وسائل ہیں پھر بد قسمتی یہ ہے روڈ بھی کٹ گئی ہیں ایک ٹرک میں جتنا سامان لے جا سکتے ہیں تو کئی ہیلی کاپٹر اتنا سامان نہیں لے جا سکتے ہیں اس سے جتنے زخمیوں کو ٹرک سے شفٹ کر سکتے ہیں ہیلی کاپٹر سے دو زخمیوں کو شفٹ نہیں کر سکتے ہیں۔ ٹرک تو آپ دو سو چلا سکتے ہیں ہر طرف جا سکتے ہیں یہ بھی ایک بد قسمتی ہے لیکن جہاں تک ہم لوگوں کا جذبہ ہونا چاہئے ان کی جو امداد کر سکیں وہ ہم کریں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ مولانا عبد الواسع صاحب۔

مولانا عبد الواسع۔ جس قوم کے اندر نود آ جائیں جس قوم کے اندر فاشی آ جائے جس قوم کے اندر بے حیائی آ جائے تو اس وقت یہ قوم عذاب اور زلزلوں اور تیز ہواؤں کا انتظار کریں تو جناب اسپیکر ہم مسلمان ہونے کے ناطے نبی ﷺ نے ساری علامات بتائی ہیں اور وہ علامات ہماری پوری قوم میں موجود ہیں۔ جناب اسپیکر آپ بتائیں کہ ہمارے اوپر زلزلہ نہ آ جائیں تو کیا آ جائیں۔ سب سے پہلے ہمیں اپنے گناہوں کے لئے توبہ کرنا چاہیے اور وہ اعمال اپنے آپ سے نکالنا چاہیے جو ہمارے اندر ہیں اس

حوالے سے ہمارے اوپر اور بھی زلزلہ آئیں گے اور ہمیں اس چیز کا انتظار کرنا چاہیے جناب اسپیکر اس سلسلے میں سب سے پہلے ہمارے اندر اور اس کے ساتھ ساتھ جو ساتھیوں نے اس ملک پے یا ہماری قوم پے جو آفت آئی ہے تو اس کے لئے جتنے دکھ اور غم ہو جائے تو کم ہے لیکن اس کے لئے فنڈ اور ان کے متدارک کے لئے اور حالات کیلئے حکومتی اپنے اس قسم کے ان کے پاس مشینری ہوتی ہیں اس قسم کے فنڈ رکھتے ہیں ابھی بھی موجود ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ کس طرح استعمال ہوتا ہے ہمارے حکمرانوں میں بہت سی کمزوریاں موجود ہیں یہ نکالنی چاہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر ہمیں اخبار میں کل آپ نے دیکھا امریکیوں نے ہمارے لئے اس مقصد کے لئے ایک لاکھ ڈالر کا اعلان کیا ایک لاکھ ڈالر کیا ہے جناب اسپیکر تو ہمیں اس حالات پے غور کرنا چاہیں اپنے قوم اپنی ملک اپنے مسلمان انھوں نے ہمارے ساتھ کتنی ہمدردی کی ایک لاکھ ڈالر تو جناب اسپیکر اس چیز کے ساتھ ساتھ بلوچستان کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ اگر دستوں کو یہ بات پسند ہے اور مناسب سمجھتے ہیں تو ملوچستان اسمبلی کی طرف سے جتنے بھی ہمارے گروپس ہیں اس پے ایک کمیٹی بن جائے اور وہ بلوچستان کے اندر کمپ لگائیں اور یہی بلوچستان میں جتنے بھی پارلیمانی گروپس ہیں اسی کے توسط سے اسی کمیٹی کے توسط سے جتنی بھی امداد مل جائے وہ وہاں پہنچانے کے لئے اپنی کمیٹی کے توسط سے متاثرین تک پہنچائیں۔ اور وہاں جا کے ان کے ساتھ ہمدردی کر دیں دوسری یہ کہ بلوچستان ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت دینا ہوں کہ ڈاکٹروں کا ایک وفد تیار کر کے اور پورے طور پے روانہ کر کے ان کے وہاں علاج و معالجہ اور مریضوں اس کے لئے بیج دیں تو میں بلوچستان حکومت کی طرف سے کابینہ کی طرف سے ایک مہینے کی تنخواہ کا اعلان کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں بلوچستان کے سرکاری و غیر سرکاری لوگوں سے گزارش کرتا ہوں کہ ان کے جتنے بھی بس میں ہو اس فنڈ میں جمع کر دیں تو جتنے بھی وہاں پریشان کن حالات ہیں میں سمجھتا ہوں وہاں لاکھوں کے حساب سے اموات ہوئی ہیں تو اللہ تعالیٰ مرنے والوں کو مغفرت فرمائے اور جتنے بھی متاثرہ خاندان ہیں اللہ ان کو صبر عطاء فرمائیں۔

جناب اسپیکر۔ اب اس قرارداد پے۔ جی

مولانا شروہی۔ گزشتہ سردیوں میں بارشوں سے نہایت مٹی تھی کوسٹ میں اس موقع پے بھی صوبائی حکومت

نے کا بینہ کی تنخواہیں کا کاٹنے کا اعلان کیا کوئی بتائے کہ کون سے ایک آدمی کو ایک روپے ملا ہے اس چندے سے بغیر مشورہ کے آپ تنخواہوں کا اعلان کرتے ہیں اور جو ادارے تقسیم کرتے ہیں آپ ان سے پوچھتے ہیں کہ پیسے کہاں چلے گئے ہمیں آنکھیں نہیں ہیں لوگ ہمیں کہتے ہیں ہمارے فون کو کھینچو یا اخبار میں دے دیئے اور ہمیں ایک روپے ملا نہیں ہے اس کی ذمہ داری کون قبول کریگا جی۔

مولانا عبدالواسع۔ شردوی صاحب نے جو ذکر کیا یہ خدشہ ظاہر کیا کہ یہ متاثرین تک نہیں پہنچتے ہیں یہ تجربہ تو ہو چکا ہے اب اسمبلی کی طرف سے وہاں تک پہنچ جانی چاہیے۔

جناب اسپیکر۔ OK OK آیا مزکورہ قرارداد پورے ہاؤس کی طرف سے منظور کی جائے۔

قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی مولانا صاحب دعا کریں۔

جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب دعا کرائیں۔

18 اکتوبر کے زلزلہ زدگان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

جناب اسپیکر۔ جس جس ایم پی اے صاحب نے تنخواہ کا اعلان کیا ہے وہ اپنا نام ہمارے سیکریٹری صاحب کو لکھوادیں۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب ایم پی اے صاحبان ایک ماہ کی فوراً دے دیں جو دوسرے دینا چاہتے ہیں تو ان سے پوچھیں باقی منسٹرانہ کا بینہ میں فیصلہ کریں کہ منسٹر کیا کرنا چاہتے ہیں اور آپ ذاتی طور پر کیا کرنا چاہتے ہیں وزیر اعلیٰ کیا کرنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جمالی صاحب میرا خیال ہے۔ تمام ایم پی اے جتنے بھی ہے جو دینا چاہتے ہیں جو

procedure ہوگا وہ سیکریٹری اسمبلی سے رابطہ کریں اکٹھے بیٹھنا چاہتے ہیں یا الگ الگ۔ یہ بھی بعد میں مشورہ کریں گے۔

میر جان محمد جمالی۔ یہ رقومات اکٹھے بھیجیں اس سبل میں۔ ہم تو اپنی نیتیں صاف کر کے اس ریلیف سبل میں بھیجیں۔ جو ہم تمام صوبائی اسمبلی کے ممبران ہیں۔

رحمت علی بلوچ۔ جناب اسمبلی کمیٹی کے توسط سے بھیجیں۔ ریلیف کمشنر کو یہ فنڈ نہیں دیئے جائیں۔

جناب اسپیکر۔ یہ ٹھیک ہے۔ اسمبلی کمیٹی میں کون کون ہوگا۔ کب بنائیں گے یہ ذرا تجویز دے دیں۔  
 جناب اسپیکر۔ جمالی صاحب۔ جتنے بھی پارلیمانی لیڈر ہیں وہی ایک کمیٹی ہوگی جتنے بھی پارلیمانی لیڈر ہیں  
 وہ ایک کمیٹی ہے اور جس نے تنخواہ دینی ہے اس کمیٹی کے حوالے کر دے وہی ذمہ دار ہوگی وہاں تک  
 پہنچانے کی۔

میر جان محمد جمالی۔ نہیں جو خود رکھے اور ادھر سے ہی direct سمجھیں۔  
 جناب اسپیکر۔ سیکریٹری اسمبلی اجلاس کے لیے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کر دے۔  
 محمد انور لہری (سیکرٹری اسمبلی)۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم 0  
 چیئرمینوں کے پینل کا اعلان۔

قواعد و ضوابط بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت اسپیکر صاحب نے اسمبلی کے اجلاس کے  
 لئے درج ذیل معزز اراکین اسمبلی کو اجلاس کے لئے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کی غیر موجودگی میں صدارت کے  
 فرائض سرانجام دینے کے لئے بالترتیب نامزد کئے ہیں۔

میر جان محمد جمالی۔

سر دار ثناء اللہ زہری۔

مسٹر عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔

محترمہ ثمنینہ سعید۔ (مداخلت)۔

جناب اسپیکر۔ ان کو باری بھی نہیں ملی ہے۔

جناب اسپیکر۔ آج خیال میں ان کے سوگ میں ختم کر کے جتنی بھی کارروائی ہے next اجلاس  
 کے لئے مؤخر کرتے ہیں۔ آج کی باقی ماندہ جتنی بھی کارروائی ہے وہ 13 تاریخ کے اجلاس کے لئے مؤخر  
 کی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر۔ اب اسمبلی کا اجلاس مورنہ 13 اکتوبر 2005 دو پہر بارہ بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا  
 ہے۔ اسمبلی کی کارروائی 12 بجکر 15 منٹ پر اختتام پذیر ہوئی۔